مسئلہ تقلید

افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

بانی وامیر: عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

چیئرمین: احناف ٹرسٹ

www.ahnafmedia.com

مسئلہ تقلید

افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مسئلہ تقلید کو سمجھنے کیلئے چار چیزوں کا سمجھنا ضروری ہے:

نمبر 1: تعریف تقلید

نمبر 2: دلائل تقلید

نمبر 3: تقلید پر ہونے والے شبہات کے جوابات

نمبر 4: ترک تقلید کے نقصانات

فائدہ: تقلید کی اہمیت

اہمیت نمبر 1: اگر تقلید (بڑوں پر اعتماد) والا مزاج بن جائے تو امت میں اتحاد ہو سکتا ہے۔

اہمیت نمبر 2: اس دور میں منکرین تقلید نے تقلید کو عقیدہ کی حیثیت دی ہے، مقلدین پر کفر و شرک کے فتوے لگائے ہیں۔ لہذا ہمیں اس مسئلہ میں تیاری عقیدے کی حیثیت سے کرنی چاہیے۔

یہی حال عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام کا ہے، دشمن نے اس کو اصول کی حیثیت دی ہے۔

اہمیت نمبر 3: تمام اختلافی مسائل کی بنیاد تقلید اور ترک تقلید ہے۔ اگر یہ حل ہو جائیں تو تمام مسائل حل ہوتے چلے جاتے ہیں۔

واقعہ شیخوپورہ:

ایک بچہ جس نے اپنی ممانی غیر مقلدن سے مناظرہ کیا کہ تقلید ایمان ہے یا شرک؟ اگر ایمان ہے تو تمہارا نظریہ ختم، اگر شرک ہے تو میرے ماموں سے نکاح ختم، کیونکہ وہ مقلد ہے۔

ان تین اہمیتوں کی وجہ سے سب سے پہلے مسئلہ تقلید کو ذکر کرنا چاہیے۔

نمبر 1: تعریف تقلید

تقلید کا معنیٰ:

تقلید "قلادہ" سے ہے جس کا معنیٰ "پٹہ" بھی ہے اور "ہار" بھی۔ غیر مقلد ہمیشہ پٹہ والا معنیٰ کرتا ہے۔ حجۃ اللہ فی الارض رئیس المناظرین حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ تقلید "قلادہ" سے ہے۔ اگر جانور کے گلے میں ہو تو "پٹہ" اور اگر انسان کے گلے میں ہو تو "ہار" کہلاتا ہے۔ اب جانور جانوروں والا معنیٰ کرتے ہیں اور انسان انسانوں والا۔

ع پسند اپنی اپنی نظر اپنی اپنی

فائدہ نمبر 1: عرف عام میں انسان کے اوصاف کو بیان کرنے کیلئے کسی جانور سے تشبیہ دی جاتی ہے؛ بہادر کو شیر، تیز کو چیتا، سست کو گینڈا، سست رفتار کو کچھوا، تیز رفتار اور اچھلنے والے کو خرگوش، چالاک کو لومڑی، بزدل کو گیدڑ اور بے وقوف کو گدھا کہتے ہیں۔ غیر مقلدین بے وقوف یعنی گدھے ہیں۔

وجہ تشبیہ: قرآن کریم میں ہے:

الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ [المومنون:2]

اس کی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:مخبتون متواضعون لایلتفتون یمیناً ولاشمالاً ولایرفعون ایدیھم فی الصلوٰۃ [تفسیر ابن عباس:ص212]

یعنی نماز میں رفع یدین کرنا خشوع کے خلاف ہے اور دوسری آیت میں ہے:

وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ[البقرہ:45]

نماز خاشعین کے علاوہ دوسرے لوگوں پر بھاری اور گراں ہے۔

[۱]: گدھے کی ٹانگیں ٹھیک ہوتی ہیں، جب پیٹھ پر وزن آئے تو ٹانگیں چوڑی ہو جاتی ہیں اور کھل جاتی ہیں۔ غیر مقلدین کی ٹانگیں ٹھیک ہوتی ہیں جب رفع الیدین والی نماز کا بوجھ آتا ہے تو ٹانگیں کھل جاتی ہیں۔

[۲]: گدھے کی پشت پر پانچ من گندم لادو تو وہ اٹھالے گا لیکن اگر سر پر ایک چھوٹا سا کپڑا رکھ دو تو فوراً سر جھٹک کر گرا دے گا۔ غیر مقلد چار پانچ کپڑے جسم پر اٹھالے گا مگر سر پر ایک چھوٹی سی ٹوپی نہ رکھے گا۔

فائدہ نمبر2:

اگر تقلید کا معنی "پٹہ" ہی لیا جائے تو لفظِ تقلید باب تفعیل سے متعدی ہے، جس کا معنی ہے "پٹہ ڈالنے والا" اور پٹہ آدمی ہمیشہ دوسرے کے گلے میں ڈالتا ہے کبھی اپنے گلے میں نہیں ڈالتا۔ تو ہم مقلد غیر مقلد کے گلے میں پٹہ ڈالنے والے ہیں اور ہار بندہ کبھی دوسرے کے گلے میں ڈالتا ہے اور کبھی اپنے گلے میں۔

تقلید کا لغوی معنی:

1:القلادۃ التی فی العنق.....ومنہ التقلید فی الدین [مختار الصحاح لمحمد بن ابی بکر الرازی ص560]

2:التقلید لغۃ جعل القلادۃ فی العنق [کشاف اصطلاحات الفنون ج2ص1178]

فائدہ:

قلادہ کا معنی "پٹہ" بھی ہے اور "ہار" بھی۔

1: قلادہ بمعنی "پٹہ"

قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا... أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ. [صحیح البخاری ج1ص230باب من قلد القلائد بیدہ]

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الحدیث

[صحیح البخاری:ج1ص230باب تقلید الغنم]

2: قلادہ بمعنی "ہار"

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتْ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ [صحیح البخاری:ج2ص874باب استعارۃ القلائد]

ان میں سے پہلے دو روایتوں میں قلادہ پٹہ کے معنی میں اور آخری روایت میں ہار کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ لہٰذا اس کا معنی صرف پٹہ کرنا دجل اور بد دیانتی ہے۔

تقلید کا اصطلاحی معنیٰ:

1:التقلید اتباع الانسان غیرہ فیما یقول او یفعل معتقدا للحقیقة من غیر نظر الی الدلیل کان هذا المتبع جعل قول الغیر او فعله قلادة فی عنقه من غیر مطالبة دلیل [کشاف اصطلاحات الفنون ج2 ص1178، التعاریف للمناوی ص199]

2: حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

تقلید کہتے ہیں کسی کا قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل کے موافق بتلادے گا اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا۔

[الاقتصاد از حضرت تھانوی رحمہ اللہ ص10]

3: متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ تقلید کا معنی یہ بیان فرماتے ہیں:

مسائل اجتہادیہ میں غیر مجتہد کا ایسے مجتہد کے مفتیٰ بہ مسائل کو بلا مطالبہ دلیل مان لینا جس کا مجتہد ہونا دلیل شرعی سے ثابت ہو اور اس کا مذہب اصولاً و فروعاً مدون ہو کر مقلد کے پاس تواتر کے ساتھ پہنچا ہو۔

فوائد قیود:

نمبر 1 : مسائل شرعیہ دو قسم کے ہیں:

[۱]: واضح، [۲]: غیر واضح (اجتہادی)

غیر واضح کی کئی اقسام ہیں:

قسم نمبر 1: غیر منصوصہ

مثال نمبر 1: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

[المائدہ:90]

یہاں شراب منصوص ہے اور بھنگ غیر منصوص۔

مثال نمبر 2: مکھی کھانے میں گر جائے تو کیا کریں؟ یہ حدیث میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً [صحیح البخاری: کتاب الطب باب إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ ج2 ص860]

لیکن اگر مچھر وغیرہ گر جائے اس کا حکم مذکور نہیں، لہذا مچھر کا حکم یہاں غیر منصوص ہے۔

قسم نمبر 2: منصوصہ متعارضہ

مثال نمبر 1: بیوہ کی عدت

۱: وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا [البقرۃ:234]

۲: وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ [البقرۃ:240]

مثال نمبر 2: مسئلہ آمین

۱: عن وائل بن حجر قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ و سلم قرأ (غیر المغضوب علیهم ولا الضالین) فقال آمین ومد بها صوته

[جامع الترمذی: ج1 ص57 باب ماجاء فی التامین]

۲: عن علقمة بن وائل عن أبیه أن النبی صلی اللہ علیه و سلم قرأ (غیر المغضوب علیهم ولا الضالین) فقال آمین وخفض بها صوته [جامع الترمذی: ج1 ص58 باب ماجاء فی التامین]

قسم نمبر3: مسائل منصوصہ مجملہ

مثال نمبر1 :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ [المائدۃ:6]

مثال نمبر2:

عن ابن مسعود : أن النبی صلی الله علیه و سلم قال إذا رکع أحدکم فقال فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاث مرات فقد تم رکوعه وذلك أدناه وإذا سجد فقال فی سجوده سبحان ربی الأعلی ثلاث مرات فقد تم سجوده وذلك أدناه

[جامع الترمذی: ج1 ص60 باب ماجاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود]

قسم نمبر4: مسائل منصوصہ محتملۃ المعانی

مثال نمبر1: معنی قروء

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ [البقرۃ:228]

مثال نمبر2:

عن ابن عباس قال: كان الطلاق على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبى بكر وسنتين من خلافة عمر طلاق الثلاث واحدة [صحیح مسلم ج1 ص477 باب طلاق الثلاث]

قال الامام النووی: فالأصح أن معناه أنه كان فی أول الأمر اذا قال لها أنت طالق أنت طالق أنت طالق ولم ينو تأكيدا ولا استئنافا يحكم بوقوع طلقة لقلة ارادتهم الاستئناف بذلك فحمل على الغالب الذی هو ارادة التأكيد

[شرح صحیح مسلم للنووی: ج1 ص478]

قسم نمبر5: مسائل منصوصہ غیر متعینۃ الاحکام

یعنی مسئلہ نص میں ہو مگر اس کا حکم (فرض، واجب وغیرہ) نص میں نہ ہو، مجتہد حکم بیان کرتا ہے اور مقلد اس حکم میں تقلید کرتا ہے۔

تو تقلید ان پانچ قسم کے مسائل اجتہادیہ میں ہوگی۔

نمبر2: تقلید غیر مجتہد کرتا ہے، مجتہد پر کسی کی تقلید واجب نہیں۔ جس طرح نبی پر کسی کا کلمہ پڑھنا فرض نہیں ہوتا کیونکہ وہ خود نبی ہوتا ہے۔

نمبر3: تقلید ایسے مجتہد کی ہوگی جس کا مجتہد ہونا دلیل شرعی (قرآن، حدیث، اجماع) سے ثابت ہو۔

قرآن: جیسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کا مجتہد ہونا۔

وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ . فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا [الانبیاء:78،79]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بدر کے موقع پر اجتہادی رائے دینا۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

[الانفال:67]

عن بن عمر قال قال عمر : وافقت ربی فی ثلاث فی مقام إبراهيم وفی الحجاب وفی أساری بدر

[صحیح مسلم: باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ]

عن أنس بن مالك قال قال عمر بن الخطاب رضی الله عنه : وافقت ربی فی ثلاث قلت يا رسول الله هذا مقام إبراهيم لو

اتخذناہ مصلی فأنزل الله تعالى واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى وقلت يا رسول الله لو حجبت نساءك فإنه يدخل عليك البر والفاجر فأنزل الله آية الحجاب وإذا سألتموهن متاعا فاسألوهن من وراء حجاب وقلت فى أسارى بدر اضرب أعناقهم فاستشار أصحابه فأشاروا عليه بأخذ الفداء فأنزل الله ما كان لنبی أن يكون له أسرى حتى يثخن فى الأرض الآية

[المعجم الصغیر للطبرانی: ج2ص110]

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا مجتہد ہونا، چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو فرمایا:

كَيْفَ تَقْضِى إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِى بِكِتَابِ اللَّهِ. قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِى كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَلاَ فِى كِتَابِ اللَّهِ قَالَ أَجْتَهِدُ بِرَأْيِى وَلاَ آلُو. فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم صَدْرَهُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ لِمَا يُرْضِى رَسُولَ اللَّهِ

[سنن ابی داؤد ج2ص149 باب اجتہاد الرای فی القضاء]

اجماع: ائمہ اربعہ کا مجتہد ہونا۔

نمبر4: تقلید مفتیٰ بہا مسائل واقوال میں ہوگی، غیر مفتی بہا کا احترام ضروری مگر تقلید مفتیٰ بہا میں ہی میں ہوگی۔ جس طرح ضعیف احادیث کا احترام ضروری مگر عقائد میں عمل صحیح پر، منسوخ احادیث کا احترام ضروری مگر عمل ناسخ پر۔

نمبر5: بلا مطالبہ دلیل تسلیم کرنا۔ تقلید نام ہے بادلیل بات کو بلا مطالبہ دلیل مان لینا۔یعنی مجتہد کے پاس دلیل موجود ہوتی ہے لیکن مقلد دلیل کا مطالبہ نہیں کرتا۔

نمبر6: تقلید ایسے مجتہد کی ہوگی جس کا مذہب اصولاً وفروعاً مدون ہو، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بہت سارے حضرات مجتہد تھے مگر ان کا مذہب مدون نہ ہونے کی وجہ سے ان کی تقلید نہیں کی جاتی۔

نمبر7: مجتہد کا مذہب تواتر کے ساتھ مقلد کے پاس پہنچا ہو اور تواتر میں سند کی ضرورت نہیں ہی نہیں ہوتی۔

1: حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

والمتواتر لا يبحث عن رجاله، بل يجب العمل به من غير بحث

[شرح نخبۃ الفکر: ص29]

2: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

المتواتر فإنه صحيح قطعا ولا يشترط فيه مجموع هذه الشروط

[تدریب الراوی: ص34]

3: ومن شأنه ان لا يشترط عدالت رجاله بخلاف غيرها

[قواعد فی علوم الحدیث: ص32]

فقہ کو بھی تواتر کا درجہ حاصل ہے، لہذا اس میں سند کا مطالبہ کرنا اصول سے جہالت کی نشانی ہے کیونکہ تواتر کے بعد سند کا مطالبہ جائز نہیں۔

نمبر2: دلائل تقلید

تقلید مطلق کے دلائل

آیات قرآنیہ:

آیت نمبر1:

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ [الفاتحہ:6]

آیت نمبر2:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ الآية [النساء:59]

آیت نمبر3:

اولی الامر سے مراد "فقہاء" ہیں۔

1: روی عن جابر بن عبد الله و ابن عباس رواية، و الحسن و عطاء و مجاهد انهم اولو الفقه والعلم

احکام القرآن للجصاص ج2 ص298

2: عن معاوية بن صالح، عن علي بن أبي طلحة، عن ابن عباس قوله: وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ يعني: اهل الفقه والدين

تفسیر ابن ابی حاتم ج3 ص69

اعتراض: آیت کا یہ حصہ ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ تقلید کی تردید کرتا ہے۔

جواب:

امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

و قوله تعالى عقيب ذلك ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ يدل على ان اولى الامر هم الفقهاء لانه امر سائر الناس بطاعتهم ثم قال: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ﴾ فامر اولى الامر برد المتنازع فيه الى كتاب الله و سنة نبيه اذا كانت العامة و من ليس من اهل العلم ليست هذه منزلتهم لانهم لا يعرفون كيفية الرد الى كتاب الله و السنة و وجوه دلائلهما على احكام الحوادث فثبت انه خطاب للعلماء (احکام القرآن للجصاص ج2 ص299)

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

و الظاهر انه خطاب مستقل موجه للمجتهدين (تفسیر فتح البیان ج2 ص308 بحوالہ تقلید کی شرعی حیثیت ص18)

آیت نمبر4:

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ [النساء:83]

امام ابو بکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

أن العامي عليه تقليد العلماء في أحكام الحوادث (احکام القرآن للجصاص ج2 ص305)

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

في الآية اشارة الى جواز القياس [فتح البیان ج2 ص330]

سوال: یہ آیت جنگ کے بارے میں ہے۔

جواب: العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب.

[کشف الاسرار: باب حکم الاجماع ۳/ ۲۷۶، تفسیر القرطبی: سورۃ الاعراف، الایۃ ۳۱]

کہ الفاظ کے عموم کا اعتبار ہوگا نہ کہ سببِ نزول کے خاص واقعہ کا۔

آیت نمبر 5:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

[التوبہ:122]

امام ابو بکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فأوجب الحذر بإنذارهم وألزم المنذرين قبول قولهم

(احکام القرآن للجصاص ج2 ص304)

آیت نمبر 6:

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ [النحل:43]

علاّمہ آلوسی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

واستدل بها أيضا على وجوب المراجعة للعلماء فيما لا يعلم وفى الإكليل للجلال السيوطى أنه استدل بها على جواز تقليد العامي في الفروع وأنظر التقييد بالفروع (روح المعانی ج8 ص148)

احادیث مبارکہ:

حدیث نمبر 1:

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ

[صحیح البخاری: باب أجر الحاکم إذا اجتہد فأصاب أو أخطأ]

حدیث نمبر 2:

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ. قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَلاَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ أَجْتَهِدُ بِرَأْيِي وَلاَ آلُو. فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم صَدْرَهُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللَّهِ

[سنن ابی داؤد ج2 ص149 باب اجتہاد الرای فی القضاء]

فوائد حدیث:

نمبر1: حضرت معاذ بن جبل کو یمن بھیجا، معلوم ہوا کہ ہر بندہ قرآن وحدیث خود نہیں سمجھ سکتا۔

نمبر2: "فان لم تجد" اور "فان لم تکن" میں فرق۔

نمبر3: اس میں پرویزیت اور غیر مقلدیت کی تردید ہے۔

نمبر4: اس حدیث میں اجتہاد کے جواز کی دلیل ہے۔

نمبر5: "فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدرہ" آپ نے بغیر کسی واسطہ سینے پر ہاتھ مارا اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی چادر پر

ہاتھ لگایا جیسا کہ روایت میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ قَالَ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ

[صحیح البخاری: باب حفظ العلم]

اور ان دونوں میں فرق واضح ہے۔

نمبر 6: اجتہاد پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا شکر ادا فرمایا۔

حدیث نمبر 3:

قَالَ الْعِرْبَاضُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا فَقَالَ « أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِى فَسَيَرَى اخْتِلاَفًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِى وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ ».

[سنن ابی داود: کتاب السنۃ- باب فی لزوم السنۃ]

حدیث نمبر 4:

عمر بن الخطاب قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: " سألت ربي عن اختلاف أصحابي من بعدي فأوحى إلي: يا محمد إن أصحابك عندي بمنزلة النجوم في السماء بعضها أقوى من بعض ولكل نور فمن أخذ بشيء مما هم عليه من اختلافهم فهو عندي على هدى " قال: وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " أصحابي كالنجوم فبأيهم اقتديتم اهتديتم ". رواه رزين

[مشکوٰۃ المصابیح: کتاب المناقب- باب مناقب قریش وذکر القبائل- الفصل الاول]

حدیث نمبر 5:

عن علي قال قلت: يا رسول الله إن نزل بنا أمر ليس فيه بيان أمر ولا نهي فما تأمرنا قال تشاورون الفقهاء والعابدين ولا تمضوا فيه رأي خاصة

[المعجم الاوسط للطبرانی: ج2 ص172 رقم الحدیث 1618]

حدیث نمبر 6:

عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِى الدَّرْدَاءِ فِى مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّى جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ -صلى الله عليه وسلم- لِحَدِيثٍ بَلَغَنِى أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ. قَالَ فَإِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ « مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِى السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِى الأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِى جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ ».

[سنن ابی داود: کتاب العلم- باب الحث علی طلب العلم]

تقلید شخصی کے دلائل

آیت کریمہ:

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ [لقمان:15]

واتبع سبيل من أناب إلي (أي اتبع دين من أقبل إلى طاعتي وهو النبي (صلى الله عليه وسلم) وأصحابه وقيل من أناب إلي يعني أبا بكر الصديق [تفسیر الخازن ج3 ص471]

فائدہ: سبیل صیغہ واحد ہے، جو کہ تقلید شخصی پر دال ہے۔

احادیث مبارکہ:

حدیث نمبر1:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتْ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُولُ الْمَوْتَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ

[صحیح البخاری ج1 ص516، کتاب المناقب- باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت متخذا خلیل]

حدیث نمبر2:

عَنْ هُزَيْلَ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنْ بِنْتٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنْ الْمُهْتَدِينَ أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ ابْنٍ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ

[صحیح البخاری ج2 ص997 باب المیراث ابنۃ ابن مع ابنۃ]

حدیث نمبر3:

عن بن عباس قال خطب عمر بن الخطاب الناس بالجابية فقال يا ايها الناس من اراد ان يسأل عن القرآن فليأت ابي بن كعب ومن اراد ان يسأل عن الفرائض فليأت زيد بن ثابت ومن اراد ان يسأل عن الفقه فليأت معاذ بن جبل ومن اراد ان يسأل عن المال فليأتني فان الله جعلني له واليا وقاسما أبدا

[المعجم الاوسط للطبرانی ج3 ص33 رقم الحدیث 3783]

نمبر3: تقلید پر ہونے والے شبہات کے جوابات:

شبہ نمبر1:

قرآن کریم میں ہے: الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا [المائدۃ:۳]

توجب دین مکمل ہو گیا تو تقلید کی کیا ضرورت ہے؟

جواب نمبر1:

مراد اصول کی تکمیل ہے۔

جواب نمبر2:

تکمیل کا عرفی معنیٰ مراد ہے، جس طرح کے الیوم کا عرفی معنیٰ مراد ہے۔

جواب نمبر3:

اگر تکمیل ہوگئی تو جو آیات اس کے بعد نازل ہوئیں اور جو ارشادات پیغمبر علیہ السلام نے فرمائے وہ دین کا حصہ نہیں ہوں گے ؟!

شبہ نمبر2:

قرآن کریم میں ہے: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا [الحشر:۷]

اگر تقلید بھی ضروری ہوتی تو اس میں مجتہدین کی بات ماننے کا بھی حکم ہوتا۔

جواب:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ الآیة [النساء: 59] اور وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ [لقمان:15] میں مجتہدین کی بات ماننے کا بھی حکم ہے۔ نیز جس پیغمبر کی بات ماننے کا حکم اسی آیت میں ہے اسی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

عن علی قال قلت: یا رسول اللہ إن نزل بنا أمر لیس فیه بیان أمر ولا نهی فما تأمرنا قال تشاورون الفقهاء والعابدين ولا تمضوا فيه رأی خاصة (المعجم الاوسط للطبرانی: ج1 ص441 رقم الحدیث 1618)

شبہ نمبر3:

قرآن کریم کی کئی آیات میں بڑوں کی تقلید سے روکا گیا اور اس کی مذمت کی گئی ہے۔ مثلاً

1: وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا [البقرۃ:170]

2: وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا [الاحزاب:67]

جواب:

تقلید کی دو قسمیں ہیں: 1: تقلید محمود 2: تقلید مذموم

"محمود" کا مطلب مسائل اجتہادیہ میں فقہاء و مجتہدین کی تقلید کرنا ہے اور "مذموم" کا مطلب وہ تقلید ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مخالف و مدمقابل ہو۔ اس طرح کی آیات میں تقلید مذموم کی تردید ہے۔

شبہ نمبر4:

قرآن کریم میں لفظ "تقلید" نہیں، اگر تقلید واجب ہوتی تو یہ لفظ قرآن میں ضرور ہوتا۔

جواب:

قرآن مجید میں "تقلید" کا لفظ نہیں تقلید کا معنیٰ ہے، جس طرح "توحید" کا لفظ نہیں توحید کا معنیٰ ہے۔ جب فن ایجاد ہوتا ہے تو اصطلاحات ایجاد ہوتی ہیں جس طرح اصطلاحات نحو و صرف وغیرہ۔

شبہ نمبر5:

قرآن کریم میں ہے: هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا [الحج:78] تم کہتے ہو ہم حنفی شافعی وغیرہ ہیں۔

جواب نمبر1:

کفار کے مقابلہ میں ہمارانام ''مسلمان''، اجتہادی اختلاف میں ہم ''حنفی''، اہل بدعت کے مقابلے میں ہم ''اہلسنت والجماعت''ہیں۔ جس طرح بیرون ملک میں ہم پاکستانی ہیں اور اندرون ملک میں پنجابی، سندھی، بلوچی، اور صوبائی سطح پر ضلع وغیرہ کا نام۔

جواب نمبر2:

اگر خود کو حنفی کہنا غلط ہے تو محمدی، سلفی، اثری کیوں کہتے ہو!

شبہ نمبر6:

کیا تقلید خیر القرون میں تھی؟ اگر تھی تو کس امام کی تھی؟

جواب:

اعلام الموقعین میں علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تقریباً130 حضرات مجتہد تھے، باقی ان کے بتائے ہوئے اجتہادی مسائل کی تقلید کرتے تھے۔

شبہ نمبر7:

قرآن کریم میں ہے: **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا** [آل عمران:103] چار ائمہ نے دین کو چار ٹکڑوں میں بانٹ دیا ہے، ایک اسلام کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ یہ تقسیم تقلید ہی کا ثمرہ ہے۔

جواب:

تمام ائمہ کی منزلِ مقصود اسلام ہے۔ یہ چار فقہیں تو بمنزلہ راستہ کے ہیں۔ منزل تک پہنچنے کے چار راستے ہیں۔ نیز اگر ان چار ائمہ کی تقلید سے آزادی دیدی جائے تو پھر ہر بندہ مستقل فرقہ ہو گا۔

شبہ نمبر8:

کیا قرآن وحدیث میں ان چار ائمہ کی متعلق کہا گیا ہے کہ ان کی تقلید کرو؟

جواب نمبر1:

نفس تقلید کا حکم ہے، ان چار کی تقلید کرنے سے فتنوں کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

جواب نمبر2:

ایک امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم کہاں ملا ہے اور سات قراتوں میں سے ایک قرأت پر تلاوت کرنے کا حکم کہاں ہے؟

شبہ نمبر9:

ان چار ائمہ سے پہلے لوگ کس کے مقلد تھے؟

جواب:

یمن میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی تقلید ہوتی تھی، اس دور میں مقلد تھے تقلید کا لفظ نہیں تھا۔

شبہ نمبر10:

ایک مسئلہ میں چار ائمہ کا اختلاف ہو جائے تو چاروں حق پر کیسے ہوتے ہیں؟ حالانکہ حق ایک ہوتا ہے۔

جواب:

1: یہ حق بمقابلہ "خطاء" ہے نہ کہ بمقابلہ "باطل" جس میں حق پر اجران اور خطاء پر اجر واحد ملتا ہے۔ کما جاء فی الحدیث:

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ [صحیح البخاری: باب أجر الحاکم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ]

2: عنداللہ حق ایک ہے اور عندالناس چاروں حق ہیں۔ مثال: تحری قبلہ۔

3: یہ اختلاف اجتہادی مسائل میں ہے جو معیوب نہیں۔ اسکی مثالیں:

مثال1: وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ. فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا

[الانبیاء:78،79]

مثال2: غزوہ خندق کے موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمْ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ

صحیح البخاری: ج2 ص591 باب مرجع النبي صلی اللہ علیہ وسلم من الأحزاب ومخرجه إلى بني قريظة ومحاصرته إياهم

مثال3: عن أبي سعيد: أن رجلين تيمما وصليا ثم وجدا ماء في الوقت فتوضأ أحدهما وعاد لصلاته ما كان في الوقت ولم يعد الآخر فسألا النبي صلى الله عليه و سلم فقال للذي لم يعد أصبت السنة وأجزأتك صلاتك وقال للآخر أما أنت فلك مثل سهم جمع

[سنن النسائی ج2 ص74، 75 باب التیمم لمن یجد الماء بعد الصلوٰۃ]

شبہ نمبر11:

فقہ حنفی کے بہت سارے مسائل ایسے ہیں جن میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف کیا ہے۔

جواب:

ایک مجتہد دوسرے مجتہد سے اختلاف کرے یہ جائز ہے جس طرح حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما الصلوٰۃ والسلام کا اجتہادی اختلاف۔ غیر مجتہد کا مجتہد سے اختلاف کرنا جائز نہیں۔ نیز امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول حقیقت میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے رد المحتار کے مقدمہ میں فرمایا کہ ایک مسئلہ میں امام صاحب کا ایک قول ہو اور آپ کے شاگردوں کا کوئی دوسرا قول اس کے خلاف ہو تو وہ شاگردوں کا قول دراصل آپ ہی کا قول ہوتا ہے، شاگردوں کی طرف نسبت محض رائے کی موافقت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ کے الفاظ یہ ہیں:

فَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلٌ خَارِجٌ عَنْ أَقْوَالِهِ، وَلِذَا قَالَ فِي الْوَلْوَالِجِيَّةِ مِنْ كِتَابِ الْجِنَايَاتِ قَالَ أَبُو يُوسُفَ: مَا قُلْتُ قَوْلًا

خَالَفْت فِيهِ أَبَا حَنِيفَةَ إِلَّا قَوْلًا قَدْ كَانَ قَالَهُ.

وَرَوَى عَنْ زُفَرَ أَنَّهُ قَالَ : مَا خَالَفْت أَبَا حَنِيفَةَ فِي شَيْءٍ إلَّا قَدْ قَالَهُ ثُمَّ رَجَعَ عَنْهُ ، فَهَذَا إشَارَةٌ إلَى أَنَّهُمْ مَا سَلَكُوا طَرِيقَ الْخِلَافِ، بَلْ قَالُوا مَا قَالُوا عَنْ اجْتِهَادٍ وَرَأْيٍ اتِّبَاعًا لِمَا قَالَهُ أُسْتَاذُهُمْ أَبُو حَنِيفَةَ اهـ.

وَفِي آخِرِ الْحَاوِي الْقُدْسِيِّ : وَإِذَا أَخَذَ بِقَوْلِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يَعْلَمُ قَطْعًا أَنَّهُ يَكُونُ بِهِ آخِذًا بِقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ ، فَإِنَّهُ رَوَى عَنْ جَمِيعِ أَصْحَابِهِ مِنْ الْكِبَارِ كَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَزُفَرَ وَالْحَسَنِ أَنَّهُمْ قَالُوا : مَا قُلْنَا فِي مَسْأَلَةٍ قَوْلًا إلَّا وَهُوَ رِوَايَتُنَا عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَقْسَمُوا عَلَيْهِ أَيْمَانًا غِلَاظًا فَلَمْ يَتَحَقَّقْ إذًا فِي الْفِقْهِ جَوَابٌ وَلَا مَذْهَبٌ إلَّا لَهُ كَيْفَمَا كَانَ ، وَمَا نُسِبَ إلَى غَيْرِهِ إلَّا بِطَرِيقِ الْمَجَازِ لِلْمُوَافَقَةِ

[ردالمحتار ج1 ص159 مطلب صح عن الامام انہ قال اذا صح الحدیث فہو مذہبی]

شبہ نمبر12:

جب مجتہدین کئی گزرے ہیں تو تقلید ان چار ہی کی کیوں؟

جواب:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تقلید کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ

[لقمان:15]

اتباعِ سبیل کیلئے علمِ سبیل ضروری ہے اور ائمہ اربعہ کے علاوہ کسی مجتہد کے مسائل جزئیات و فروعات مدون نہیں۔

شبہ نمبر13:

ان چار میں سے صرف ایک ہی کی تقلید کیوں؟

جواب:

تاکہ مذہبی آزادی کے نام پر فساد نہ ہو اور عبادات میں خلل نہ آئے۔ مثال ایک بندہ کے جسم سے خون نکل آئے اور وہ کہے کہ میں اس مسئلے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول لیتا ہوں، اسکے بعد عورت کو چھوئے اور کہے کہ میں اس مسئلے میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول لیتا ہوں۔

شبہ نمبر14:

ان چار ائمہ میں سے صرف امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کیوں کرتے ہو جبکہ حق سب کو کہتے ہو؟

جواب:

1: امام صاحب نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا، روایات سنی۔

2: آپ کی فقہ شورائی ہے۔

شبہ نمبر15:

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والانصاف ان الترجیح للشافعی فی ھذہ المسئلة ونحن مقلدون یجب علینا تقلید امامنا ابی حنیفہ

[تقریر ترمذی: ص36]

جواب:

1: حق کبھی بمقابلہ باطل ہوتا ہے اور کبھی بمقابلہ خطاء، یہاں بمقابلہ خطاء ہے جس میں ایک اجر ضرور ہے۔

:2 عقیدت میں اجر کو اجر ان پر ترجیح دی ہے۔ مثال مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے اور مسجد نبوی میں پچاس ہزار نماز کے برابر۔ لیکن بندہ مسجد نبوی میں جاتا ہے اور عقیدت کی وجہ سے اجر ان کو چھوڑ دیتا ہے۔

شبہ نمبر 16:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ شوافع بھی رفع یدین کرتے ہیں ہم بھی کرتے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ شوافع کو اجر ملے گا غیر مقلدین کو نہیں ملے گا۔ رفع یدین تو دونوں کا ایک ہے، ایک درست دوسرا غلط کیوں؟

جواب:

ماہر غیر ماہر کا فرق ہے۔ مثلاً ایک ڈاکٹر ماہر ہے اور ایک عطائی ہے۔ اگر ماہر آپریشن کرے اور مریض ٹھیک ہو جائے تو اس کے لیے اجر ان ہیں اور اگر ٹھیک نہ ہو تو اجر کا مستحق بہر حال ہے بخلاف عطائی کے کہ اگر اس کا آپریشن ناکام ہو جائے تو اس کو سزا ملتی ہے اور اگر ٹھیک بھی ہو جائے تب بھی قابل گرفت ہے۔ یہی حال شوافع اور غیر مقلدین کا ہے۔ شوافع ماہر مجتہد کے اجتہاد پر عمل پیرا ہیں جن کے لیے اجر تو بہر حال ہے اور غیر مقلدین کا مسئلہ اگر ظاہرا شوافع سے ملتا ہے لیکن عطائی ڈاکٹر کی طرح قابل مواخذہ ہیں۔

شبہ نمبر 17:

احناف حضرات کہتے ہیں رفع یدین منسوخ ہے۔ جب منسوخ ہے تو شوافع کو منسوخ پر عمل کرنے سے اجر کیوں ملتا ہے؟

جواب:

منسوخ کی دو قسمیں ہیں:

[1]: منسوخ منصوص، [2]: منسوخ اجتہادی

منسوخ منصوص: جیسے کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا [سنن ابن ماجہ ص112 باب ماجاء فی زیارۃ القبور]

منسوخ اجتہادی: جیسے رفع الیدین۔

اگر منسوخ منصوص ہو تو عمل کرنے پر اجر نہیں، اگر اجتہادی ہو تو دو شرطوں کے ساتھ اجر ہے:

1۔ عمل کرنے والا مجتہد ہو۔

2۔ مقلد ہو۔

نمبر 4: ترک تقلید کے نقصانات

دنیاوی:

1: بیمار کو خون دینا قرآن وحدیث میں نہیں ہے، تقلید کرے گا تو ایمان جائے گا نہ کرے گا تو باپ جائے گا۔

2: ٹیلی فون پر نکاح قرآن وحدیث میں نہیں، تقلید کرے گا تو ایمان جائے گا نہ کرے گا تو لڑکی جائے گی۔

قبر:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ

أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ (صحیح البخاری ج1 ص178 باب المیت یسمع خفق النعال)

قوله لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ای لا علمت بنفسك بالاستدلال و لا تلوت القرآن او المعنى لا اتبعت العلماء بالتقليد فيما يقولون (حاشیۃ صحیح البخاری: ج1 ص178)

اخروی عذاب و عتاب:

قال اللہ تعالیٰ: وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ [سورۃ الملک:10]

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض حضرات مفسرین کرام نے نسمع کو تقلید پر اور نعقل کو تحقیق واجتہاد پر محمول کیا ہے۔ ان دونوں لفظوں سے یہی مراد ہے کہ یہ دونوں نجات کے ذریعے ہیں۔ [تفسیر عزیزی اردو ج3 ص23]

تقلید شخصی کو ترک کرنے کے نقصانات:

ووجهه انه لو جاز اتباع أي مذهب شاء لا فضى إلى ان يلتقط رخص المذاهب متبعاً هواه ويتخير بين التحليل والتحريم والوجوب والجواز وذلك يؤدي إلى انحلال ربقة التكليف بخلاف العصر الاول فانه لم تكن المذاهب الوافية بأحكام الحوادث مهذبة وعرفت: فعلى هذا يلزمه ان يجتهد في اختيار مذهب يقلده على التعيين

[المجموع شرح المہذب ج1 ص498، 499 فصل۔ فی آداب المستفتی وصفتہ واحکامہ]

اب اگر تقلید مطلق کا دروازہ کھول دیا جائے اور لوگ مجتہدین کے ایسے ایسے مسائل تلاش کرکے ان کی تقلید شروع کر دیں تو اس کا نتیجہ بلاشبہ وہی ہوگا جسے علامہ نووی رحمہ اللہ نے شرعی احکام کی پابندیوں کے بالکل اٹھ جانے سے تعبیر کیا ہے۔ مثلاً امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب میں شطرنج کھیلنا جائز ہے، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے کہ وہ غناء اور مزامیر کے جواز کے قائل تھے۔ [اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی ج6 ص459، 458]

حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ بے سایہ تصویروں کو جائز کہتے تھے، [شرح مسلم للنووی ج2 ص199]

امام اعمش رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے ان کے نزدیک روزہ کی ابتداء طلوع فجر کی بجائے طلوع آفتاب سے ہوتی ہے۔

[روح المعانی ج2 ص67]

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے منقول ہے اگر عید جمعہ کے دن پڑ جائے تو اس روز جمعہ اور ظہر دونوں ساقط ہو جاتی ہیں۔۔

[تہذیب الاسماء واللغات للنووی ج1 ص334]

داؤد ظاہری اور ابن حزم کا مسلک یہ ہے اگر کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو اسے برہنہ دیکھنا بھی جائز ہے

[تحفۃ الاحوذی ج2 ص170، فتح الملہم ج3 ص46]

ابن سحنون وغیرہ کی طرف وطی فی الدبر کا جواز منسوب ہے۔ [تلخیص الجبیر لابن حجر ج3 ص186، ص187]